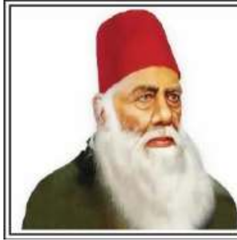

سبق نمبر: 2 — اپنی مدد آپ

- مصنف : سر سید احمد خان
- صنف : نثر
- ماخذ : مقالاتِ سر سید جلد پنجم

حالاتِ زندگی:

سر سید احمد خان ۱۷ اکتوبر ۱۸۱۷ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے مورثِ اعلیٰ مغل بادشاہ شاہ جہان کے دور میں ہندوستان آئے تھے۔ انھیں برصغیر میں مسلم قوم پرستی کا سرخیل سمجھا جاتا ہے۔ وہ دو قومی نظریہ کے خالق سمجھے جاتے ہیں۔ اس دو قومی نظریے کی بنیاد پر پاکستان معرضِ وجود میں آیا۔ سر سید نے گھر پر دینی ماحول پایا۔ قرآن پاک، عربی اور فارسی گھر پر ہی سیکھ لی تھی۔ آپ ایک علمی گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ انھوں نے ۱۸۵۷ء کے بعد پیش آنے والی مشکلات سے مسلمانوں کو نکالنے کے لیے کوشش کی۔ سر سید ۸۰ سال کی عمر میں ۲۷ مارچ ۱۸۹۸ء کو اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے۔ انھیں علی گڑھ کالج کے لان میں سپردِ خاک کیا گیا۔

علمی و ادبی خدمات:

۱۸۵۷ء میں ہندوستان پر انگریزوں کا مکمل قبضہ ہو چکا تھا۔ مسلمان انگریزی زبان اور جدید تعلیم سے دور اور پس ماندہ تھے۔ چناں چہ ۱۸۷۵ء میں سر سید نے علی گڑھ کالج کی بنیاد رکھی۔ جو بعد ازاں مسلمانوں کا اہم تعلیمی، سیاسی اور ادبی مرکز قرار پایا۔ انھوں نے ایک علمی اور ادبی رسالہ "تہذیب الاخلاق" جاری کیا جس نے لوگوں کی اجتماعی زندگی پر گہرے اثر چھوڑے۔ سر سید نے اردو زبان میں مضمون نگاری کو رواج دیا انھوں نے اخلاقی، تعلیمی اور قومی موضوعات پر کئی مضامین لکھے۔ ان کا اندازِ تحریر سادہ، آسان اور ہر قسم کی بناوٹ سے پاک ہوتا تھا۔ وہ سیاسی بصیرت رکھنے والے رہ نما تھے۔ اُنھوں نے مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان فاصلے کم کرنے کے لیے بہت کام کیا۔

تصانیف:

سر سید مصلحِ قوم ہونے کے علاوہ بلند پایہ مصنف بھی تھے۔ ان کی اہم تصانیف ہیں۔ "آثار الصنادید"، "خطباتِ احمد"، "تبیین القرآن" اور "تفسیر القرآن" شامل ہیں۔ رسالہ بغاوتِ ہند کے نام سے ایک کتابچہ بھی لکھا ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی
مقولہ	قول و کہاوت۔ کسی شخص کی بات یا جملہ جو بامعنی اور اہم ہو اور جس میں عقل کی بات کی گئی ہو۔
پنسال	پانی ذخیرہ کرنے کی جگہ جہاں اس کی سطح ماپی جاتی ہے۔ یہاں مراد نشیب، ڈھلوان
فانوسِ خیال	ایک قسم کا کاغذی فانوس جس پر ہاتھی گھوڑوں وغیرہ کا چکر بنا دیتے ہیں جو گھمانے یا ہوا کے زور سے گردش کرتا ہے اور اس پر ان تصویروں کا عکس دیوار پر پڑتا۔ یہ فلم کی ابتدائی صورت تھی۔ مراد ہے بے بنیاد، فرضی چیز
حاشا و کلا	حرفِ انکار، جو بطور قسم بولا جاتا ہے۔ ہرگز نہیں۔
خضر	حضرت خضرؑ جو تری پر رہتے اور بھولے بھٹکوں کو راہ دکھاتے ہیں۔ بنی اسرائیل کے پیغمبر جن کے متعلق مشہور ہے کہ آبِ حیات پی کر امر ہو گئے ہیں۔ یہاں مراد، راہبر و رہنما۔ راہبر۔
بدیہی	صاف، واضح
بیش بہا	بہت قیمتی
تائب	توبہ کرنے والا
آلۂ جرِّ ثقیل	کرین، بھاری وزن اٹھانے والی مشین
مثل مار سرِ گنج	خزانے پر سانپ، مشہور ہے کہ زیرِ زمین خزانے کی حفاظت اژدہے کرتے ہیں۔ یہ ضرب المثل اس کے لیے ہے جو کسی علم و فن کے ذخیرے

	پر قبضہ جما کر بیٹھ جائے۔		
قوت کی پرستش:	قوت و طاقت ہی کو سب کچھ سمجھنا۔		
اگلی پشتوں:	پشت کی جمع بمعنی نسل گزری ہوئی نسلوں		
زمین کے جوتنے والے	ہل چلانے والے، تخم ریزی کرنے والے		
رعایا	عوام	وضع	طریق، روش، حلیہ
سیر سپاٹے	سیر و تفریح	مطیع	تابعِ فرماں، فرمانبردار
فیلسوفوں	فلسفیوں، فلسفہ کے ماہر	منتظموں	منتظم کی جمع انتظام کرنے والے
حظ	لطف، مزہ	قوی	طاقت ور
مانع	رکاوٹ	لابدی	لازمی، ضروری
صد ہزار افسوس	بہت زیادہ افسوس کرنا	جائیداد	وراثت
کاریگر	اشیاء بنانے والا	پُرکھوں	آباؤاجداد
نظیر	مثال	برتاؤ	سلوک، انداز

اپنی مدد آپ کا خلاصہ

خلاصہ:

اپنی مدد اپ ایک نہایت آزمودہ مقولہ ہے۔ درحقیقت یہ فقرہ ہماری گزشتہ نسلوں کے تجربے اور مشاہدے کا عمدہ نچوڑ ہے۔ اپنی مدد آپ کا جوش شخصی ترقی کی بنیاد اور قومی طاقت و مضبوطی کی جڑ ہے۔ اس کے برعکس جب کسی شخص کے لیے کوئی دوسرا کچھ کرتا ہے تو شخص میں اپنی مدد آپ کا جذبہ کم ہو جاتا ہے۔ اور اس کے دل سے اپنی عزت کا احساس جاتا رہتا ہے جب یہ حال پوری قوم کا ہو جائے تو وہ قوم دنیا کی نظروں میں ذلیل اور بے عزت ہو جاتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ قوم کے حسب حال اس پر حکام مسلط کر دیے جاتے ہیں چنانچہ عمدہ رعایا پر عمدہ حکومت اور بری رعایا پر بری حکومت ہوتی ہے۔ قوم چونکہ افراد کے مجموعے کا نام ہے اس لیے اگر فرد ترقی کرتا ہے تو پوری قوم ترقی کرتی ہے۔ قومی ترقی اجتماعی محنت کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اس کے برعکس قومی تنزلی اجتماعی سستی اور نالائقی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اگر فرد میں برائیاں پیدا ہو جائیں تو قوم میں برائیاں پھیل جائیں گی۔ ان برائیوں کو بیرونی طاقت ختم کرے گی تو یہ برائیاں ختم ہونے کے بجائے نئی صورت میں نئی طاقت سے پیدا ہو جائیں گے۔ لہذا یہ برائیاں اس وقت ہی مٹ سکتی ہیں، جب کہ جب جب ہر شخص اپنی اصلاح خود کرے جب یہ بات درست ہے کہ ہر شخص یا قوم اپنی اصلاح خود کر سکتی ہے تو بیرونی امداد کے انتظار کرنا نادانی ہے۔ وہ شخص غلام نہیں ہے جس کا آقا ظالم ہو یا جس کا حاکم جابر ہو، بلکہ حقیقی غلام وہ ہے جو خود غرضی اور جہالت کی غلامی میں مبتلا ہو کر قومی ہمدردی سے عاری ہو۔ اچھی حکومت قوم کی اس وقت تک اصلاح نہیں کر سکتی جب تک عوام میں اصلاح اور ترقی کے جذبہ پیدا نہ کیا جائے انسان کی قومی ترقی کی نسبت ہم لوگوں کا یہ خیال ہے کہ کوئی خضر ملے، گورنمنٹ فیاض ہو، ہمارے لیے سب کچھ کرے ہم خود کچھ نہ کریں۔ یہ خیال انسان پرستی کی تعلیم دیتا ہے، اور اس کا نتیجہ ذلت ہے جبکہ اس اصول پر عمل کر کے دنیا کی بیشتر قوموں نے عزت پائی ہے وہ اپنی مدد آپ ہے۔ اگر ہم محنت اور مستقل مزاجی سے اپنی صلاحیتیں ٹھیک طور پر کام میں لائیں تو جلد ہی ہم خوشحالی اور آزادی کی نعمت پالیں گے۔ انسان کی اگلی پشتوں کے حالات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک نسل نے دوسری نسل کی محنت پر عمارت بنائی ہے۔ لگاتار کام سے علم و ہنر میں ترتیب آئی۔ ہمارے بزرگوں نے ترقی کی جو جائیداد چھوڑی ہے اس پر سانپ بن کر بیٹھنے کے بجائے اس سے مزید ترقی دے کر اگلی نسلوں تک پہنچانا چاہیے۔ اس جگہ میں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ایک ادنیٰ شخص کی محنت پرہیزگاری اور چال چلن کا پوری قوم پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ اور یہی ایک عمدہ عملی تعلیم ہے۔ یہ روزمرہ کا تجربہ ہے کہ سوانح کی بجائے انفرادی کردار دوسروں پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ یہ عملی تعلیم وہ علم ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے اس علم سے عمل، چال چلن، تعلیم نفسی اور قومی عزت حاصل ہوتی ہے یہ علم کتاب کی بجائے مشاہدے سے آتا ہے۔ اس علم کو اپنا کر قوم ترقی کر سکتی ہے۔

اقتباسات کی تشریحات

(۱)

نثر پارہ:

تمام تجربوں سے ثابت ہوا ہے۔-- شخصی ترقی ہے جن سے وہ قوم بنی ہے۔

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: اپنی مدد آپ

مصنف کا نام: سر سید احمد خاں

ماخذ: مقالاتِ سر سید

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

الفاظ	معانی
عمدگی	بہترین، اچھا
منزلت	عزت احترام
چال چلن	طور طریقے، انداز واطوار
منحصر	انحصار کرنا

تشریح:۔

تشریح طلب نثر پارہ مضمون کے ابتدائی حصہ سے لیا گیا ہے۔ اس نثر پارہ سے قبل مضمون نگار نے بتایا ہے کہ اپنی مدد آپ کا اُصول شخصی اور قومی ترقی دونوں کے لیے بے حد ضروری ہے۔ جو شخص یا قوم اس اصول پر عمل نہیں کرتی وہ ذلیل اور بے عزت ہو جاتی ہے۔ اس نثر پارے کے بعد بتایا گیا ہے کہ قوم چونکہ افراد کے مجموعے کا نام ہے لہٰذا اگر فرد ترقی کرتا ہے تو پوری قوم ترقی کرتی ہے۔ بیرونی طاقت سے نہ ترقی کی جا سکتی ہے اور نہ برائی ختم کی جا سکتی ہے۔ ترقی کے لیے شخصی محنت چھوڑ کر گورنمنٹ پر انحصار کرنا بھی غلط ہے۔ دنیا کی تمام معزز قوموں نے اپنی مدد آپ کے اصول پر عمل کر کے ترقی پائی ہے۔ انسان کی موجودہ ترقی نسل در نسل محنت کا نتیجہ ہے۔ اس کی حفاظت اور اسے آگے بڑھانا ہمارا فرض ہے۔ روز مرہ تجربہ یہ ثابت کرتا ہے کہ شخصی چال چلن دوسروں پر اثر انداز ہوتا ہے یہی عمل تعلیم ہے اور یہی عملی تعلیم انسان کو انسان بناتی ہے۔

طلب تشریح اقتباس سر سید احمد خاں کے ایک مضمون کا حصہ ہے اس مضمون میں فاضل مصنف نے شخصی محنت اور اپنی مدد آپ کی عظمت کو اُجاگر کیا ہے۔ یہ بات حقیقت ہے کہ انسان جس ماحول میں پرورش پاتا ہے۔ اس کا کردار بھی ویسا ہی تشکیل پاتا ہے۔ حالانکہ انسان کی تخلیق تو اللہ تعالیٰ کی صفات پر ہوئی ہے۔

یہی بچہ اپنے ماحول میں پل کر قوم کا فرد بنتا ہے۔ قوم کی ترقی یا تنزلی میں ہر فرد کا اہم کردار ہوتا ہے۔ جب بھی کسی قوم یا ملک کی اچھائی، قدر و منزلت اور دنیا میں اس کی وقعت اور وقار کا اندازہ لگایا جاتا ہے تو سب سے پہلے وہاں کی رعایا کو دیکھا جاتا ہے۔ وہاں کی رعایا کا چال چلن کیسا ہے؟ اس ملک میں بسنے والے لوگوں کا اخلاق اور عادات کیسی ہیں؟ کیونکہ ہر فرد کا ذاتی کردار ہی مل کو پوری قوم کا طرز عمل بنتا ہے۔

قوم افراد سے مل کر بنتی ہے اور ہر فرد، قوم کی قسمت کا ستارہ ہوتا ہے۔ جو اپنی قوم یا ملک کو ترقی بھی دے سکتا ہے اور ذلت و رسوائی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ گویا ہر شخص کا چال چلن، اخلاق و عادات اور کردار مثالی ہو جائے تو پوری قوم ترقی کرے گی۔ کیونکہ قوم شخصی حالتوں کا مجموعہ ہے۔ جن میں مرد، عورتیں اور بچے سبھی شامل ہوتے ہیں جب قوم ترقی کرتی ہے۔ تو بحیثیت مجموعی حکومت بھی ترقی کرتی ہے۔ کوئی بھی ملک، حکومت یا حکومتی نظام سے اچھا یا برا تصور نہیں کیا جاتا بلکہ ایک ہی پیمانہ ہے کہ وہاں کی رعایا کا چال چلن اور اخلاق و عادات کیسے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ کسی بھی ملک کی ناموری اور وقار کا انحصار وہاں کی حکومت کے عمدہ ہونے میں ہرگز نہیں بلکہ اس کا انحصار اس ملک کے لوگوں کے اخلاق و عادات، کردار، خوش اخلاقی اور سلیقے سے وابستہ ہے۔

گویا یہ بات واضح ہو گئی کہ قومی ترقی اور قومی عزت و توقیر دراصل پوری قوم کے سبھی افراد کی شخصی محنت، شخصی عزت، شخصی ایمانداری اور شخصی ہمدردی کے مجموعہ کا نام ہے۔ بالکل اسی طرح قومی تنزلی اور ذلت کا حال ہے کہ کسی قوم کی شخصی سستی، شخصی بے عزتی، شخصی بددیانتی، شخصی خود غرضی اور شخصی برائیاں اکٹھی ہو کر پوری قوم سے منسوب ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا افراد کا تہذیب یافتہ ہونا ملکی وقار کی ضمانت ہے۔

مختصراً تشریح طلب اقتباس میں مصنف نے اپنی مدد آپ کے اصول کو ذہن نشین کراتے ہوئے یہ نکتہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ کسی بھی ملک کا عمدہ نظام حکومت اور اس کی عزت اور اہمیت کا انحصار اس کے عوام پر ہوتا ہے۔ جس میں لوگوں کا کردار، تہذیب، شائستگی اور ان کے اخلاق حسنہ بنیادی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ قرآن مجید نے بھی یہی درس دیا ہے۔

(۲)

نثر پارہ:

قومی ترقی مجموعہ ہے۔---چال چلن کی حالتوں کو ترقی نہ جاوے۔

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: اپنی مدد آپ

مصنف کا نام: سر سید احمد خاں

ماخذ: مقالاتِ سر سید

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

معانی	الفاظ
قوم کا اجتماعی زوال	قومی تنزل
ملے جلے معاشرے میں رہنے کے طور طریقے	باہمی معاشرت
تباہ و برباد	نیست و نابود
جوش اور ولولے سے	زور و شور سے

تشریح:۔

تشریح طلب نثر پارہ مضمون کے درمیانی حصہ سے لیا گیا ہے۔ اس نثر پارہ سے قبل مضمون نگار نے بتایا ہے کہ اپنی مدد آپ کا اُصول شخصی اور قومی ترقی دونوں کے لیے بے حد ضروری ہے۔ جو شخص یا قوم اس اصول پر عمل نہیں کرتی وہ ذلیل اور بے عزت ہو جاتی ہے۔ اس نثر پارے کے بعد بتایا گیا ہے کہ قوم چونکہ افراد کے مجموعے کا نام ہے لہٰذا اگر فرد ترقی کرتا ہے تو پوری قوم ترقی کرتی ہے۔ بیرونی طاقت سے نہ ترقی کی جاسکتی ہے اور نہ برائی ختم کی جاسکتی ہے۔ ترقی کے لیے شخصی محنت چھوڑ کر گورنمنٹ پر انحصار کرنا بھی غلط ہے۔ دنیا کی تمام معزز قوموں نے اپنی مدد آپ کے اصول پر عمل کر کے ترقی پائی ہے۔ انسان کی موجودہ ترقی نسل در نسل محنت کا نتیجہ ہے۔ اس کی حفاظت اور اسے آگے بڑھانا ہمارا فرض ہے۔ روز مرہ تجربہ یہ ثابت کرتا ہے کہ شخصی چال چلن دوسروں پر اثر انداز ہوتا ہے یہی عمل تعلیم ہے اور یہی عملی تعلیم انسان کو انسان بناتی ہے۔

تشریح طلب اقتباس سر سید احمد خاں کے ایک مضمون کا حصہ ہے جو کہ 1857ء میں رسالہ تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون میں فاضل مصنف نے شخصی محنت اور اپنی مدد آپ کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ انسان جس ماحول میں پرورش پاتا ہے اس کا کردار بھی ویسا ہی تشکیل پاتا ہے۔ حالانکہ انسان کی تخلیق تو اللہ تعالیٰ کی صفات پر ہوئی ہے ارشاد نبوی ہے:

یہی بچہ اپنے ماحول میں پل کر قوم کا فرد بنتا ہے۔ قوم افراد سے مل کر بنتی ہے اور ہر فرد قوم کی قسمت کا ستارہ ہوتا ہے۔ گویا فرد کا کردار اپنی قوم کو عظمت کی بلندیوں پر بھی لے جاسکتا ہے اور ذلت کی گہرائیوں میں بھی گرا سکتا ہے۔ اگر ہر فرد اپنی جگہ ترقی کرتا ہے تو پوری قوم بھی ترقی کرتی ہے۔ گویا قوم کی ترقی میں فرد کا کردار بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔

فاضل مصنف قومی ترقی میں فرد کے کردار کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کسی بھی قوم کا ہر فرد جب اپنی مدد آپ کے اُصول کے تحت محنت کرنا شروع کر دیتا ہے تو دوسروں کے آسرے پر نہیں بیٹھا رہتا، اسی طرح وہ ہر اپنا عمل، سوچ سمجھ کر ادا کرتا ہے کہ کہیں میرا یہ عمل میرے لیے اور میری قوم و ملک کے لیے بدنامی اور رسوائی کا سبب نہ بن جائے گویا شخصی عزت کا خیال رکھتا ہے۔ اسی طرح وہ اپنے فرائض ایمانداری اور سچی لگن سے ادا کرتا ہے۔ ایسے شخص کے دل میں جب اپنی قوم، اپنے ہم وطنوں کے لیے سچی خیر خواہی کا جذبہ موجزن ہوتا ہے تو وہ قوم ترقی کرنے لگ جاتی ہے گویا یہ وہ صفات ہیں جو قومی ترقی کے لیے اس قوم کے ہر فرد میں ہونا ضروری ہیں۔

فاضل مصنف کے مطابق وہ قوم بھی تنزلی کا شکار ہو جاتی ہے جس کے افراد تغافل سے کام لیں، از خود کچھ نہ کریں، اپنی مدد کے اُصول کو بھلا بیٹھیں اور دوسروں کے بھروسے پر بیٹھے رہیں یا ان میں عزت نفس کا مادہ ختم ہو جائے، ہر بندہ اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی سے جی چرانے لگ جائے اور ہر شخص اپنے فائدے کے بارے میں سوچے، بحیثیت مجموعی قوم کی فلاح کا جذبہ ختم ہو جائے تو افراد کے ساتھ ساتھ قوم بھی زوال کا شکار ہو جاتی ہے۔

مصنف کے نزدیک بری تہذیب کا ہونا یا بد چلنی کا عام ہونا، ایک اچھے معاشرے میں برائی کہلاتا ہے۔ یقیناً بد تہذیبی یا بد چلنی کسی ایک فرد کا ذاتی فعل ہوتا ہے۔ کوئی فرد ذاتی حیثیت میں غیر ذمہ دار اور لاپرواہ ہے تو یہ اس کی ذاتی خرابی ہے اور یہی شخصی غیر ذمہ داری اور لاپرواہی پوری قوم کی برائی کہلاتی ہے۔ اگر ہم اپنی مدد آپ کے اُصول کو ترک کر کے شخصی

اصلاح کو چھوڑ کر بیرونی امداد سے ان برائیوں کو ختم کرنا چاہیں تو یہ ناممکن ہے کیونکہ بیرونی مدد یا تعاون مسئلے کا اصل حل نہیں ہے۔ یہ برائی کچھ وقت کے لیے دب ضرور جائے گی۔ لیکن کچھ عرصہ بعد وہ زوروشور سے نئی شکل میں نمودار ہو جائے گی۔ قومی سطح پر برائیوں کا خاتمہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب ہم خود انفرادی اور شخصی طور پر کوشش کریں۔

گویا یہ بات واضح ہے کہ اگر ہم اپنی قوم کو تہذیب یافتہ بنانا چاہتے ہیں تہذیبی برائیوں کا خاتمہ چاہتے ہیں تو شخصی زندگی میں بہتری، شخصی چال چلن اور زندگی کے طور طریقوں میں بہتری لانی ہوگی تبھی قوم ترقی کر سکتی ہے۔ غرض کہ قومی ترقی اس وقت ہو سکتی ہے۔ جب قوم کا ہر فرد اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے اپنی اپنی خرابیوں کی خود اصلاح کرے۔

(۳)

نثر پارہ:

انسان کی قومی ترقی کی---حقیر و ذلیل ہو جاتا ہے۔

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: اپنی مدد آپ

مصنف کا نام: سرسید احمد خاں

ماخذ: مقالاتِ سرسید

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

الفاظ	معانی
خضر	راہبر ورہنما۔ راہبر
فیاض	سخی، کھلے دل والا
ہادی	ہدایت دینے والا، راستہ دکھانے والا
پرستش	عبادت

تشریح:۔

تشریح طلب نثر پارہ مضمون کے اختتامی حصہ سے لیا گیا ہے۔ اس نثر پارہ سے قبل مضمون نگار نے بتایا ہے کہ اپنی مدد آپ کا اُصول شخصی اور قومی ترقی دونوں کے لیے بے حد ضروری ہے۔ جو شخص یا قوم اس اصول پر عمل نہیں کرتی وہ ذلیل اور بے عزت ہو جاتی ہے۔ اس نثر پارے کے بعد بتایا گیا ہے کہ قوم چونکہ افراد کے مجموعے کا نام ہے لہٰذا اگر فرد ترقی کرتا ہے تو پوری قوم ترقی کرتی ہے۔ بیرونی طاقت سے نہ ترقی کی جا سکتی ہے اور نہ برائی ختم کی جا سکتی ہے۔ ترقی کے لیے شخصی محنت چھوڑ کر گورنمنٹ پر انحصار کرنا بھی غلط ہے۔ دنیا کی تمام معزز قوموں نے اپنی مدد آپ کے اصول پر عمل کر کے ترقی پائی ہے۔ انسان کی موجودہ ترقی نسل در نسل محنت کا نتیجہ ہے۔ اس کی حفاظت اور اسے آگے بڑھانا ہمارا فرض ہے۔ روزمرہ تجربہ یہ ثابت کرتا ہے کہ شخصی چال چلن دوسروں پر اثرانداز ہوتا ہے یہی عمل تعلیم ہے اور یہی عملی تعلیم انسان کو انسان بناتی ہے۔

تشریح طلب اقتباس سرسید احمد خاں کے ایک مضمون کا حصہ ہے جو کہ 1857ء میں رسالہ تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون میں فاضل مصنف نے شخصی محنت اور اپنی مدد آپ کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ تشریح طلب نثر پارہ میں مصنف عام انسان کی ایک معاشرتی کمزوری کو بے نقاب کر رہے ہیں کہ انسان کی قومی ترقی کی نسبت لوگوں کا یہ خیال ہوتا ہے کہ انھیں کسی قسم کی محنت اور مشقت نہ کرنی پڑے۔ حالانکہ یہ افراد مل کر قوم بناتے ہیں اگر قوم کا ہر فرد محنت کرے تو نتیجتاً قوم ترقی کرتی ہے۔

سرسید لکھتے ہیں کہ انسانوں کی نسبت سے یہ رویہ دیکھنے کو ملتا ہے کہ وہ حکومت سے امیدیں وابستہ کرتے ہیں کہ حکومت سخی مل جائے تاکہ ان کے تمام چھوٹے بڑے کام حکومت کر دے یہ خیال بالکل ایسے ہی ہے جیسے حضرت خضر علیہ السلام ہمیں مل جائیں۔ حضرت خضر علیہ السلام بھٹکے ہوؤں کو راستہ دکھاتے ہیں۔ مشکلات میں گھرے لوگوں کی کفالت کرتے ہیں۔ اگر کسی قوم کے افراد یہ چاہیں کہ اُن کو اپنے اعضا بروئے کار نہ لانے پڑیں۔ حکومت اس قدر مہربان ہو کہ اُن کی ضروریات پوری کرے۔ مصنف اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ ہم اپنے ملک اور قوم کے لیے خود کچھ نہ کریں جب کہ ہمارے لیے تمام سہولیات مہیا کی جائیں۔ جب قوم کے افراد کی یہ سوچ ہو جاتی ہے کہ دوسرے ان کی امداد اور تعاون کریں، تو اُس قوم کی ترقی کا عمل رُک جاتا ہے اور وہاں عوام دوسروں کے محتاج اور دست نگر ہو جاتے ہیں۔

سرسید اپنی قوم کو اس حقیقت سے آگاہ کرتے ہیں کہ دوسروں پر بھروسہ کرنے سے افراد کے مسائل حل نہیں ہوا کرتے، بلکہ مسائل اور مشکلات میں اضافہ ہوتا ہے۔ جب انسان اپنا کام خود کر سکتا ہے تو دوسروں پر بھروسہ کرنا نادانی کے سوا کچھ نہیں۔

شکسپئیر کا قول ہے:

"جو کام خود کر سکتے ہو اس کے لیے دوسروں سے درخواست مت کرو۔"

دوسروں پر بھروسہ کرنا اور خود کچھ نہ کرنا یہ ایک ایسا اصول ہے کہ اگر قوم کے افراد اس کو اپنا راہبر و رہنما بنالیں تو قوم دلی طور پر غلام بن جائے گی۔ اسی طرح جس قوم کے افراد بیرونی امداد پر جیتے ہیں وہ اپنی عزت اور وقار کھو بیٹھتے ہیں۔ اسی طرح جو قوم دوسری قوموں کی محتاج ہو جاتی ہے تو اس میں اپنی مدد آپ کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے اور وہ زوال کا شکار ہو جاتی ہے۔

یہ تاریخی حقیقت ہے کہ جب بھی کسی بیرونی طاقت نے کسی قوم کے مسائل حل کرنے میں مدد کی ہے بعد میں وہی بیرونی طاقتیں اس قوم پر غلبہ حاصل کر لیتی ہیں اور ان کی امداد کے عوض اپنی ناجائز پالیسیاں اور مطالبات منواتی ہیں۔ ظاہری طور پر آزاد ہوتے ہوئے بھی مغلوب اقوام داخلی اور ذہنی طور پر دوسری قوموں کے ہاتھوں میں غلام بن کر رہ جاتی ہیں۔ حالانکہ اپنی محنت سے پوری قوم کی تقدیر بدلی جاسکتی ہے۔

دوسروں پر بھروسہ کرنے والا آدمی دوسرے انسانوں کا محتاج ہو جاتا ہے، جسے مصنف نے انسان پرستی قرار دیا ہے۔ ایسے افراد کی پوری قوم زوال کا شکار ہو جاتی ہے۔ وہ خود کو کمزور اور مدد کرنے والوں کو اپنے سے طاقت ور سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ سر سید مزید کہتے ہیں کہ دوسروں کی امداد کا محتاج ہونا قوت کی پرستش ہے اور اس کے نتائج بہت بُرے ہیں اور یہ انسان کو حقیر و ذلیل بنا دیتا ہے۔ دولت کی پرستش سے بھی انسان حقیر و ذلیل ہو جاتا ہے۔ سچ یہ ہے کہ معاشرے میں کنجوس اور بخیل کی کوئی قدر و اہمیت نہیں ہوتی۔ ایسے افراد معاشرے میں گھٹیا اور ذلیل تصور کیے جاتے ہیں۔ اسی طرح دوسروں پر بھروسہ کرنے والا دوسروں کی نظروں میں گر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ایک آفاقی قانون عطا کر دیا کہ:

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: سبق کے مطابق مناسب ترین جواب کی نشان دہی کریں۔

i. **" خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں" ایک یہ نہایت آزمودہ ہے:**
(الف) ضرب المثل (ب) مقولہ (ج) کنایہ (د) محاورہ

ii. **ایک شخص اپنی مدد آپ کرنے کا جوش ہے اُس کی:**
(الف) تنزلی کی بنیاد (ب) شہرت کی بنیاد (ج) عزت کی بنیاد (د) ترقی کی بنیاد

iii. **جیسا مجموعہ قوم کی چال چلن کا ہوتا ہے یقینی اُس کے قانون اور مناسبِ حال گورنمنٹ ہوتی ہے۔ یہ ایک قاعدہ ہے:**
(الف) ہر ملک کا (ب) ہر قوم کا (ج) ہر معاشرے کا (د) نیچر کا

iv. **انسان کی قومی ترقی کی نسبت ہم لوگوں کا خیال ہے کہ ملے کوئی:**
(الف) خضر (ب) سخی (ج) حکمران (د) وزیر باتدبیر

v. **"اوروں پر بھرسا" اور "اپنی مدد آپ" یہ دونوں اصول ایک دوسرے سے ہیں:**
(الف) بالکل مخالف (ب) بالکل موافق (ج) قطعاً حسبِ حال (د) بالکل ہموار

i.	ب	ii.	د	iii.	د	iv.	الف	v.	الف

سوال نمبر 2: سبق "اپنی مدد آپ" کے متن کے مطابق سوالوں کے جواب لکھیں۔

الف. وہ کون سا آزمودہ مقولہ ہے جس میں انسانوں کا اور قوموں کا تجربہ جمع ہے؟

جواب: **کامیابی کا اصول**

اپنی مدد آپ ایسا آزمودہ مقولہ ہے۔ یہ اصول انسانوں، اقوام اور ونسلوں کے تجربے کا نچوڑ ہے۔ اپنی مدد آپ ہی وہ جذبہ اور ولولہ جس سے قومی اور انفرادی ترقی ممکن ہے۔

ب. سر سیّد احمد خاں کے خیال میں کون سی قوم ذلیل و بے عزّت ہو جاتی ہے؟

جواب: **ذلیل و بے عزت قوم**

سر سید کے مطابق کامیابی اور ناکامی کا دارومدار اس بات پر ہے۔ قوم کے اندر اپنی مدد آپ کا جذبہ کس حد تک موجود ہے۔ وہ قوم ترقی یافتہ اور عمدہ قوم کہلاتی ہے، جس کے اندر عزت اور اصلی چمک دمک کی ترقی کا جوش اور ولولہ باقی ہے۔ جب وہ قوم بے عزت اور رسوا ہو جائے گی جو اس جذبے سے محروم ہے۔

ج. نیچر کا قاعدہ کیا ہے؟

جواب: **نیچر کا قاعدہ**

نیچر کا یہ قاعدہ ایک ہے۔ جیسا کسی قوم کا مجموعی چال چلن ہو گا۔ اسی کے موافق اور اسی کے مناسب حال گورنمنٹ ہوتی ہے۔

د. بیرونی کوششوں سے برائیوں کو ختم کرنے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

جواب: **نتیجہ**

سر سید کے مطابق بیرونی کوششوں سے اگر برائی کو جڑ سے اکھاڑیں اور نیست و نابود کر دیں تو یہ برائی کسی اور نئی صورت سے زیادہ زور و شور سے پیدا ہو جائے گی۔ جب تک شخصی زندگی اور انفرادی چال چلن کی حالت میں ترقی نہیں کی جاتی تب تک اندرونی برائی کو ہم جڑ سے ختم نہیں کر سکتے۔

ہ. دنیا کی معزّز قوموں نے کس خوبی کی بنا پر عزّت پائی ہے؟

جواب: **معززاقوام**

دنیا کی معزز اقوام نے جس اصول کی بنیاد پر عزت پائی ہے وہ اپنی مدد آپ کا سچا اور مضبوط اصول ہے۔

سوال نمبر3: سبق " اپنی مدد آپ " کے متن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جملے مکمل کریں۔

(الف) خدا اُن کی مدد کرتا ہے جو آپ اپنی مدد کرتے ہیں۔

(ب) جس طرح کہ پانی خود اپنی پنسال میں آجاتا ہے۔

(ج) قوم شخصی حالتوں کا مجموعہ ہے۔

(د) قوم کی سچّی ہمدردی اور سچّی خیر خواہی کرو۔

(ہ) ہم لوگوں کے یہ خیال میں کہ کوئی خضر ملے۔

سوال نمبر4: الف بائی ترتیب کے تصور کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درج ذیل الفاظ کو الف بائی ترتیب سے لکھیں۔

تجربہ، نیچر، تہذیب، پرکھوں، فیاض، پرستش، آزمودہ، پنسال، خیر خواہی، خضر، معمار، آئندہ۔

جواب: **الفاظ کی الف بائی ترتیب**

آزمودہ، آئندہ، پرکھوں پرستش، پنسال، تہذیب، خیر خواہی، خضر، فیاض، معمار، نیچر

سوال نمبر5: ذیل میں کچھ ایسے متلازم یا گروہی الفاظ دیے جا رہے ہیں۔ آپ ان سے متعلق یعنی ان کی رعایت کے کم از کم چار الفاظ سوچ کر لکھیں۔

جواب: **گروہی الفاظ**

چمن	درخت، باغباں، پرندے، پھل۔
گھر	باورچی خانہ، غسل خانہ، عورت، مرد، بچے
مدرسہ	طلبہ، اساتذہ، عمارت، تختہ سیاہ
دفتر	ملازم، انچارج، کاغذات، کمپیوٹر

سمندر	مچھلی، ملاح، بحری جہاز، مدو جزر
ویگن	سواری، ڈرائیور، کنڈیکٹر، کرایہ

کثیر الانتخابی سوالات

درست جواب کی نشان دہی کریں۔

7. **سرسید کے خیال میں کون سی قوم دوسروں کی نظر میں ذلیل اور بے عزت ہو جاتی ہے؟**

(A) جس میں اپنی مدد آپ کا جذبہ ہوتا ہے　(B) جس میں اپنی مدد آپ کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے
(C) جس میں دوسروں کی مدد کا جذبہ ہوتا ہے　(D) جس میں دوسروں کی عداوت کا جذبہ ہوتا ہے

8. **نیچر کا قاعدہ کیا ہے؟**

(A) قوم کے چال چلن کے مطابق قانون اور حکومت ہوتی ہے　(B) قوم کا اچھا چال چلن ہوتا ہے اور برے قانون ہوتے ہیں
(C) قوم کا چال چلن برا ہوتا ہو ہے اور قانون اچھے ہوتے ہیں　(D) قوم کے چال چلن کے مطابق قانون نہیں ہوتے

9. **قومی ترقی کن خوبیوں کا مجموعہ ہے؟**

(A) شخصی محنت اور شخصی عزت کا　(B) شخصی محنت اور شخصی عزت کا　(C) شخصی تگ و دو کا　(D) قومی محنت اور دیانت کا

10. **قومی تنزلی کن برائیوں کا مجموعہ ہے؟**

(A) شخصی سستی اور شخصی بے عزتی　(B) شخصی محنت اور شخصی عزت　(C) شخصی ایمان داری اور ہمدردی　(D) قومی محنت اور عزت

11. **سرسید کے خیال میں اصلی غلام کون ہے؟**

(A) جو بد اخلاق اور خود غرض ہو　(B) جو بے حد حسین ہو　(C) کسی آقا کا غلام ہو　(D) کسی بادشاہ کا غلام ہو

12. **سبق "اپنی مدد آپ" ہے:**

(A) افسانہ　(B) مضمون　(C) کہانی　(D) قصہ

13. **"اپنی مدد آپ" ایک آزمودہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔**

(A) خیال　(B) نظریہ　(C) مقولہ　(D) پانی پت

14. **سرسید احمد خان خان کی جائے ولادت ہے۔۔**

(A) لکھنو　(B) حیدر آباد　(C) دہلی　(D) مُلک کا

15. **محکمہ انصاف میں ترقی کر کے عہدے پر فائز ہوئے۔**

(A) صدر　(B) سیکرٹری　(C) چیئر مین　(D) صدر الصدور

16. **انسان کی اصلی چمک دمک ہے:**

(A) عزت　(B) غیرت　(C) حکومت　(D) ایمان

17. **ایک شخص میں اپنی مدد کرنے کا جوش اس کی سچی:**

(A) تنزلی کی بنیاد ہے　(B) شہرت کی بنیاد ہے　(C) عزت کی بنیاد ہے　(D) ترقی کی بنیاد ہے

18. **سرسید احمد خان کے انتقال ہوا۔**

(A) ۱۸۵۷ میں　(B) ۱۸۵۹ میں　(C) ۱۸۸۵ میں　(D) ۱۸۹۸ میں

19. سر سید کے نزدیک قوم کس چیز کا مجموعہ ہے۔
(A) افراد (B) شخصی حالتوں کا (C) رعایا کا (D) حکمرانوں کا

20. سر سید احمد خان نے علی گڑھ میں ایک سکول کی بنیاد رکھ۔
(A) قدیم طرز کے (B) جدید طرز کے (C) انگریزی طرز کے (D) دیسی طرز کے

21. سر سید کے خیال میں کونسی چیز انسان کی زندگی کو درست اور علم کو با عمل بناتی ہے۔
(A) جدید (B) قدیم (C) عربی طرز کے (D) انگریزی طرز کے

22. سچی ترقی کی بنیاد ہے۔
(A) افکار عالیہ (B) مالی آسودگی (C) ترقی کی خواہش (D) اپنی مدد آپ کا جذبہ

23. اپنی مدد آپ کے حوالے سے پانی خود بخود آجاتا ہے:
(A) اپنے برتن میں (B) اپنی ندی میں (C) اپنی پنسال میں (D) اپنے گلاس میں

24. انسان کی قومی ترقی کی نسبت ہم لوگوں کا یہ خیال ہے کہ کوئی:
(A) خیر خواہ ملے (B) رہنما ملے (C) خضر ملے (D) ساتھی ملے

25. علی گڑھ سکول کو کالج کا درجہ دیا گیا۔
(A) ۱۸۷۶ء میں (B) ۱۸۷۷ء میں (C) ۱۸۸۶ء میں (D) ۱۸۹۷ء میں

26. سر سید کے نزدیک کونسا علم انسان کو انسان بناتا ہے۔
(A) اعلیٰ اخلاق (B) اعلیٰ تعلیم (C) اپنی مدد آپ (D) عملی تعلیم

27. سبق "اپنی مدد آپ" ماخوذ ہے۔
(A) خطباتِ احمدیہ (B) خطباتِ مدراس (C) مقالاتِ اقبال (D) مقالاتِ سر سید (جلد پنجم)

28. سبق "اپنی مدد آپ" کے مصنف کا نام ہے۔
(A) سید سلیمان ندوی (B) سر سید احمد خاں (C) مولانا الطاف حسین حالی (D) حمید عسکری

29. تہذیب الاخلاق رسالہ جاری ہوا۔
(A) ۱۸۶۵ء میں (B) ۱۸۷۷ء میں (C) ۱۸۶۷ء میں (D) ۱۸۷۰ء میں

30. سر سید احمد خان نے اردو ادب میں صنف کو رواج دیا۔
(A) افسانے کی (B) مضمون کی (C) ناول کی (D) خاکے کی

31. اپنی مدد آپ کرنے کا جوش اگر بہت سے شخصوں میں پایا جائے تو یہ ہے۔
(A) قومی ترقی کی جڑ (B) قومی مضبوطی کی جڑ (C) قومی طاقت (D) ان تینوں کی

32. اگر کوئی دوسرا کسی کے لیے کچھ کرے تو کون سی چیز اس کے دل سے از خود جاتی رہتی ہے۔
(A) شرم و حیاء (B) عزت و آبرو (C) غیرت اور عزت (D) محنت و برکت

33. انسان میں عمدہ قوت ہے۔
(A) عزت (B) غیرت (C) علم (D) دولت

34. اگر تمام قوم کسی دوسری قوم کی تابع ہو جائے تو وہ ہو جاتی ہے۔
(A) ذلیل ورسوا (B) محکوم (C) ذلیل اور بے عزت (D) رسوا

35. فطرت کا قاعدہ ہے کہ جیسا مجموعہ قوم کی چال چلن کا ہوتا ہے اسی کے مناسب حال ہوتی ہے۔
(A) غیرت (B) گورنمنٹ (C) سماجی زندگی (D) رعایا

36. جاہل و خراب و ناتربیت یافتہ رعایا پر دیسی ہی ــــــــــــــ حکومت کرنا پڑتی ہے۔
(A) عمدہ (B) جاہل (C) خراب (D) اکھڑ

37. عمدہ رعایا پر حکومت ہوتی ہے۔
(A) عمدہ (B) خراب (C) اکھڑ (D) جاہل

38. کسی ملک کی خوبی و عمدگی اور قدر و منزلت وہاں کی عمدہ گورنمنٹ کی نسبت ـــــــــــــــــ پر منحصر ہے۔
(A) حکمرانوں پر (B) حاکموں پر (C) معیشت پر (D) رعایا کے چال چلن پر

39. قوم حالتوں کا مجموعہ ہوتی ہے۔
(A) شخصی (B) جسمانی (C) معاشرتی (D) معاشی

40. بداخلاقی 'خود غرضی' جہالت اور شرارت کا مطیع شخص ہوتا ہے۔
(A) غلام (B) جاہل (C) ضدی (D) اصلی غلام

41. گو کیسی ہی عمدہ تبدیلیاں گورنمنٹ یا انتظام میں کی جاویں وہ تبدیلیاں کچھ زیادہ رتبہ نہیں رکھتیں۔
(A) خیالی پلاؤ سے (B) خیالی باتوں سے (C) خواب وخیال سے (D) فانوسِ خیال سے

42. "ہر چیز ہمارے لیے کی جائے اور ہم خود کچھ نہ کریں۔" اس اصول کی ہادی بنانا حقیقت میں پرستش ہے۔
(A) عزت کی (B) ہمت کی (C) قوت کی (D) جرأت کی

43. قومی انتظام یا عمدہ قوانین کے اجرا کی خواہش سرسید کے نزدیک ہے۔
(A) ایک نسخہ کیمیا (B) ایک قدیمی غلط خیال (C) جدیدیت (D) روشن خیالی

44. مقالات سرسید کی جلدیں ہیں۔
(A) سولہ (B) پندرہ (C) اٹھارہ (D) انیس

45. انسان کی اگلی پشتوں کے حالات پر خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ حالت حاصل ہوئی ہے۔
(A) نسل در نسل وراثت سے (B) نسل در نسل کاموں سے (C) زراعت سے (D) محنت سے

46. ایک نسل نے دوسری نسل کی محنت پر کیا شے بنائی ہے۔
(A) حکومت (B) جائیداد (C) عزت (D) عمارت

47. ہمیں پرکھوں کی جائیداد نہیں دی گئی کہ۔

(A) ہم بیچ کھائیں　(B) اسی پر اکتفا کریں　(C) مثل مار سر گنج حفاظت کریں　(D) کاشتکاری کریں

48. انسان کو موجودہ ترقی کی حالت پر پہنچانے میں بڑی مدد دی ہے۔

(A) محنتی لوگوں نے　(B) مستقل مزاج لوگوں نے

(C) محنتی اور مستقل مزاج لوگوں نے　(D) محنتی اور مستقل مزاج محنت کرنے والوں نے

49. کون سا آدمی اپنے ساتھیوں کو محنت اور پرہیز گاری اور بے لگاؤ ایمانداری کی نظر دکھاتا ہے۔

(A) محنتی　(B) عملی　(C) غریب و مسکین　(D) عاجز و مسکین غریب

50. محنتی اور ایماندار شخص کا اثر اس کے زمانے میں اور آئندہ زمانے میں اس کے ملک اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پر پڑتا ہے۔

(A) قوم کی ترقی　(B) قوم کی بھلائی　(C) قوم سچائی　(D) قوم کی سربلندی

51. دولت کی پرستش سے انسان ہو جاتا ہے۔

(A) حاکم اور عزت دار　(B) کنجوس اور بخیل　(C) ظالم اور متکبر　(D) حقیر اور ذلیل

52. شخصی چال چلن کی قوت دوسرون کی زندگی اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پر قوی اثر پیدا کرتی ہے۔

(A) عزت و غیرت پر　(B) برتاؤ اور چال چلن پر　(C) تعلیم و تربیت　(D) جائیداد پر

53. مصنف کے بقول مشاہدہ آدمی کی زندگی کو درست اور اس کے علم کو کر دیتا ہے۔

(A) قائم　(B) پختہ　(C) درست　(D) باعمل

54. مصنف کے بقول علم کی بہ نسبت عمل اور سوانح عمری کی بہ نسبت عمدہ چال چلن آدمی کو بنا دیتا ہے۔

(A) باعمل　(B) معزز　(C) معزز و محترم　(D) معزز اور قابل ادب

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

A	10	D	9	C	8	C	7	B	6	A	5	A	4	A	3	A	2	B	1
D	20	B	19	C	18	C	17	D	16	B	15	C	14	B	13	D	12	D	11
D	30	B	29	C	28	B	27	C	26	A	25	B	24	D	23	B	22	D	21
D	40	B	39	A	38	B	37	C	36	D	35	D	34	A	33	D	32	A	31
	50		49	D	48	D	47	B	46	D	45	B	44	D	43	D	42	C	41